سوال

(60) قبلہ عین کعبہ یا جہت کعبہ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1201209561205 درجہ پر رکھیں؟ (سائل: گاؤں کھرانہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کی سمت متعین کرنے میں اہل مکہ اور غیر اہل مکہ کے حکم میں قدرے اختلاف ہے، یعنی تھوڑا سا حکم مختلف ہے۔ بیت اللہ کے مطابق اور اس کے گرد مسجد میں نماز پڑھنے والوں کے لیے وقت نماز عین کعبہ کی طرف نماز پڑھنا ممکن ہے، اس لیے ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ بالکل کعبہ کی صحیح سمت ہو کہ نماز پڑ

، وَجهَکَ شَطرَ المَسجِدِ الحَرامِ وَحَيثُ ما كُنتُم فَوَلّوا وُجوهَكُم شَطرَهُ...١٤٤... سورة البقرة

نہ مسجد حرام کی طرف پھیر لے اور ہم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی طرف پھیرا کرو۔''

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں یہ تصریح فرماتے ہیں کہ اگرچہ امام شافعی اور بعض دوسرے اہل علم کا موقف یہ ہے کہ عین کعبہ کی طرف رخ کرنا مقصود ہے۔ امام شافعی کا دوسرا قول یہ ہے کہ قبلہ کی جہت کافی ہے، جیسا کہ امام حاکم نے روایت کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شطر المسجد الحرا

سید احمد حسن محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس آیت میں شطر کے معنی جہت قبلہ ہے۔ (تفسیر احسن التفاسیر ج ا ص ۱۲۹)

مفسر ابو بکر جابر الجزائری اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وجوب استقبال القبلة في الصلاة وفي أي مكان كان المصلي عليه أن يتجه إلى جهة مكة. (ایسر التفاسیر: ج ا ص ۱۲۹)

ے نماز قبلہ کی طرف منہ کرنا واجب ہے لہذا نماز جہاں بھی ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز پڑھتے وقت مکہ کی طرف منہ کرے۔''

قرآن مجید کی اس آیت اور مفسرین کی تفسیر کے مطابق ثابت ہوا کہ مکہ سے دور بسنے والے نمازیوں پر بوقت نماز عین کعبہ کی طرف رخ کرنا فرض نہیں۔ ان کے لیے جہت کعبہ ہی کفایت کرتی ہے۔ احادیث رسول میں بھی یہی راہنمائی ملتی ہے۔

حدثنا ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ما بين المشرق والمغرب قبلة (ابن ماجہ ... والترمذی و صححہ الذہبی)

ے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔''

ت:

رسول اللہ ﷺ نے یہ مدینہ والوں کو فرمایا کیونکہ ان کا قبلہ جنوب کو پڑتا ہے تو مشرق اور مغرب کے درمیان جنوب ہوگا۔

رح ہم پاکستانیوں کا قبلہ مغرب کی طرف ہے تو یہ شمال اور جنوب کے درمیان پڑے گا۔ مطلب یہ ہے کہ خاص خانہ کعبہ کی طرف نماز میں منہ کرنا چونکہ ناممکن ہے اس لیے اللہ تعالی نے اس میں فراخی کر کے ساری سمت کو قبلہ بنا دیا۔

ت اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ)

امام شوکانی اس حدیث کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جو لوگ کعبہ شریف سے دور بستے ہیں ان کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ بوقت نماز اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لیں۔ عین کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض نہیں۔ (نیل الاوطار: باب حجۃ من رای فرض البعید اصابۃ الجھۃ لا العین ج ۳ ص

حضرت ابو ایوب الانصاری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی بول و براز کرنے لگے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ پیٹھ بلکہ وہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرے۔ (صحیح البخاری: باب لا تستقبل القبلۃ الخ ج ا ص ۲۹)

لام حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں تصریح فرماتے ہیں کہ حدیث شرقوا وغربوا یہ حکم اہل مدینہ کے لیے ہے کیونکہ اہل مدینہ کا قبلہ چونکہ جانب مشرق اور مغرب کے درمیان بجانب جنوب واقع ہے لہذا بول و براز کے وقت پڑتا ہے لہذا بول و براز کے وقت ان کو شمال یا جنوب کی طرف منہ کر کے بیٹھ

اما من كان في الشرق فقبلته في جهة المغرب وكذلك عكسه (فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج ا ص ۳۹۶)

کہ اہل مشرق کا قبلہ مغرب کی جہت میں ہے اور اہل مغرب کا قبلہ مشرق کی جہت میں ہے۔ اس صحیح حدیث یہ ہے بھی ثابت ہوا کہ ہم پاکستانیوں کے لیے نماز کے وقت مغرب کی طرف رخ کرنا کافی ہے۔

نرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ قبلہ ہے مسجد حرام والوں کا اور مسجد حرام قبلہ اہل حرم کا اور حرم قبلہ ہے روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کا خواہ وہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں ... (تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۲۰۲)

سید احمد حسن دہلوی فرماتے ہیں کہ اس آیت میں شفر کے معنی جہت کے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ خاص کعبہ مسجد حرام میں نماز پڑھنے والوں کا قبلہ ہے اور حد حرم کے اندر رہنے والوں کا قبلہ المسجد الحرام ہے اور جہت حرم سب
گئی ہے جس سے ایک سند کو دوسری سند سے قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لیے تین اماموں ابو حنیفہ، مالک اور احمد بن حنبل رحمھم اللہ نے اپنے مذہب کا مدار اس حدیث پر رکھا ہے۔ (احسن التفاسیر: ج ا ص ۱۲۹)

ے سے ثابت ہوا کہ روئے زمین کے مشرقی، مغربی، شمالی اور جنوبی مسلمانوں کے لیے حرم کی جہت ہی قبلہ ہے۔ عین کعبہ کی طرف منہ کرنا ضروری نہیں۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب یوں قائم فرمایا ہے :

باب التوجہ وقال أبو ہریرۃ : قال النبی - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : ((استقبل القبلة وكبر)) (صحیح البخاری : ج ا ص ۵۷)

ر ہر ملک میں آدمی جہاں رہے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعبہ کی طرف منہ کر اور تکبیر کہو۔''

علامہ وحید الزماں اس حدیث کر شرح میں رقم طراز ہیں : امام احمد بن حنبل، امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمهم الله کا یہ قول ہے کہ جہت کعبہ کی طرف منہ کرنا کافی ہے۔ کیونکہ عین کعبہ کی طرف منہ کرنا دوسرے ملک والوں کے لیے بہت مشکل ہے، البتہ جن لوگوں کو کعبہ دکھائی دیتا ہے ان کو عین کعبہ کی طرف مہ

ب سلف وخلف :

امام ترمذی اپنی الجامع میں ارقام فرماتے ہیں کہ متعدد صحابہ جن میں حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں سے روایت ہے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے جن میں حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ (جامع الترمذی : ج ا

۔(2۔ تفسیر ابن کثیر ج1ص206)

امام ابن عبدالبر تصریح فرماتے ہیں :

ج2ص169)

کہ قبلہ طرف رخ کرنے میں توسع ہے اور یہ ایسی صائب رائے ہے کہ اس کی تردید ممکن نہیں اور علماء کا اس میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں۔

بعہ کا مسلک :

اگرچہ اوپر ضمناً ائمہ اربعہ کا مسلک ذکر ہوچکا ہے۔ اب ذیل میں خود ان کے مذاہب کی مستند کتابوں کے حوالہ جات مع صفحات پیش کیے دیتا ہوں تاکہ کسی کو ہمارا موقف سمجھنے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ئے احناف کا مسلک :

فقیہ مرغینانی حنفی لکھتے ہیں کہ جو مسلمان شہر مکہ سے دور رہتا ہے تو نماز کے لیے اس پر صرف جہت کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے، عین قبلہ کی طرف نہیں اور یہی بات صحیح ہے۔ کیونکہ شرعی تکلف (ذمہ داری) ہر شخص کی وسعت کے مطابق ہے۔ (ہدایہ اولین : ج1ص97)

امام مالک کا مسلک :

ضی اللہ عنہ نے فرمایا : مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے، جب بیت اللہ کی طرف رخ کرلیا جائے۔ (موطا، باب القبلۃ) مگر یہ اہل مدینہ کے لیے ہے کیونکہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جنوب میں پڑتا ہے۔ لہذا اس فرمان کے مطابق اہل مشرق کا قبلہ شمال اور جنوب کے درمیان پڑے گا۔ مشرق والوں کا قبلہ م

وامامن کان من مکۃ فی المشرق اوفی المغرب فان قبلتھم ما بین الجنوب والشمال۔ (حاشیۃ موطا : ص183)

م احمد اور حنابلہ کا فیصلہ :

ن : 1 457)الشیخ سید محمد سابق مصری تصریح فرماتے ہیں :

ۃ : 1 109)

ری کعبہ کے سامنے ہو اس پر واجب ہے کہ وہ عین کعبہ کی طرف منہ کرے۔ اور جسے کو کعبہ نظر نہ آرہا ہو تو اس پر جہت کعبہ کی طرف منہ کرنا واجب ہے کیونکہ وہ عین کعبہ کی طرف منہ کرنے پر قادر نہیں اور اللہ تعالی کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

حضرت عبیداللہ رحمانی مبارک پوری حدیث بین المشرق والمغرب قبلۃ کو حجت قاطع قرار دیتے ہوئے فیصلہ یوں کرتے ہیں :

(422 [illegible] 144 2)

ث اس مسئلہ میں حجت اور دلیل ہے کہ دونوں جہتوں مشرق اور مغرب یا پھر جنوب وشمال کے درمیان قبلہ ہے اور استقبال قبلہ کے لیے جہت قبلہ ہی کافی ہے۔ اللہ تعالی کا یہ ارشاد ''تم جہاں بھی ہو پھیر لو اپنے مونہوں کو قبلہ کی جہت'' جہت کے کافی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ ہر ایک جگہ پر ہر ایک نمازی کے ـا

قبلہ کی سمت متعین کرنے کا پرانا دیسی طریقہ

ے شیخ حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ واسعۃ نے قبلہ کی سمت متعین کرنے کا طریقہ یہ بتلانا تھا کہ قطب ستارہ کے رخ پر دائیں سے بائیں طرف سوفٹ خط بنا لیجئے، پھر اس خط کے قطبی سرے سے دس فٹ خط اوپر کو کھینچ لیجئے۔ ازاں بعد نیچے والے سوفٹ لمبے خط کے جنوبی سرے سے خط کھینچ کر اس خط کو جو دس

ن 105اور110درجے کے درمیان کوئی ایک درجہ اختیار کرلیں۔ احتیاط اسی میں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب